نبی رحمۃ للعلمین ﷺ کی محبت واطاعت میں دارین کی سعادت و کامیابی ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَكْرَمَنَا بِالْإِيمَانِ، وَمَنَّ عَلَيْنَا بِبِعْثَةِ سَيِّدِ الْأَنَامِ، عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، وَحَبِيبُهُ وَخَلِيلُهُ، بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ. **أَمَّا بَعْدُ:** فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ: (وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ)[١].

رفیقانِ ملت ِ ایمانیہ! میرے عزیز دوستو! نبی رحمۃ للعلمین ﷺ کے ایک صحابی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بخدا، آپ مجھے اپنی جان سے، اہل وعیال سے اور اپنی اولاد سے زیادہ محبوب ہیں، میں اپنے گھر میں ہوتا ہوں اور اچانک آپ کی یاد آجاتی ہے تو مجھے چین نہیں آتا یہاں تک کہ حاضر خدمت ہوکر آپ کی زیارت نہ کرلوں، اور جب میں اپنی موت کو اور آپ کے وصال فرمانے کو یاد کرتا ہوں تو مجھے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ آپ ﷺ تو انبیائے کرام علیہم السلام کے ساتھ جنت کے بلند درجات میں فروکش ہوجائیں گے اب مجھے یہ خوف لاحق ہے کہ جب میں جنت میں داخل ہوں گا تو آپ کی زیارت نہ کرسکوں گا آپ ﷺ نے اس پر سکوت فرمایا

(١) النور: ٥٢.

اور کوئی جواب نہیں دیا یہاں تک کہ حضرت جبریل علیہ السلام اس آیتِ کریمہ کیساتھ تشریف لائے: (وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ)[1]. اور جو شخص اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا تو ایسے لوگ بھی ان حضرات کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور نیکوکار لوگ، اور یہ حضرات بہت ہی اچھے رفیق ہیں، یہ تھی صحابۂ کرام کی تعظیم وعقیدت اور نبی رحمت ﷺ سے انکی سچی محبت ومودت، بلاشبہ محبتِ نبوی بہت بڑی سعادت وعبادت ہے نبی کریم ﷺ پوری انسانیت کے نبی اور تمام بشریت کیلئے اللہ کی رحمت ہیں آپ ﷺ کے ذِکرِ خیر سے اور آپ کی ولادت باسعادت کے تذکرے سے آپ ﷺ کی تعظیم ومحبت میں اضافہ ہوتا ہے پس مؤمنین کے قلوب محبت نبوی سے معمور ہوجاتے ہیں اور ان کی زبانوں پر اس محبت کا بیان جاری ہوجاتا ہے یقیناً نبی کریم صاحبِ خُلقِ عظیم ﷺ اللہ کے محبوب اور اس کے خلیل ہیں، آپ ﷺ کا ارشاد ہے: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدِ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا، كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا»[2] بلاشبہ اللہ ربُّ العزت نے مجھے اپنا دوست اور خلیل بنایا ہے جس طرح حضرت ابرہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا تھا

(١) المعجم الأوسط للطبراني (٤٧٧) والآية من سورة النساء: ٦٩.
(٢) مسلم: ٥٣٢.

رسول اکرم ﷺ سے عشق ومحبت کرنے والو! رحمت عالم ﷺ سے محبت وعقیدت دین کی نشانی اور کمال ایمان کی دلیل ہے جیساکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: «لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ»[(١)]. تم میں سے کوئی شخص کامل مومن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ میں اُس کے نزدیک اُس کے والد سے، اس کی اولاد سے اور دوسرے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں، رسول رحمت ﷺ سے ہم اس لئے بھی محبت کرتے ہیں کیونکہ آپ کا ہم پر بہت زیادہ فضل واحسان ہے آپ نے اپنی مقبول دعا ہمارے لئے محفوظ فرمارکھی ہے جیسا کہ ارشاد ہے: «لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ، فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ، وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ»[(٢)]. ہر نبی کے لئے ایک مقبول دعا ہوتی ہے تو ہر نبی نے سبقت کرکے (دنیا ہی میں) اپنی اس دعا کو مانگ لیا ہے جبکہ میں نے اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے سنبھال رکھا ہے ہم آپ ﷺ سے کیوں نہ محبت کریں ؟ جبکہ آپ ﷺ کے ذریعے ہمیں ایمان و ہدایت کا نوراور اخلاق ومروت کا درس ملا، باری تعالیٰ جَلَّ جَلَالُهُ نے آپ کو اعلیٰ اخلاق اور پاکیزہ صفات سے آراستہ کیا تھا جیساکہ اس نے آپ ﷺ کی تعریف وتوصیف کی ہے: ﴿وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾[(٣)]. اور بے شک آپ اخلاق حسنہ کے اعلی پیمانہ پر ہیں، بلاشبہ نبی کریم

---

(١) متفق عليه.
(٢) متفق عليه.
(٣) القلم: ٤

ﷺ کے اخلاق واوصاف بہت ہی پاکیزہ اور انتہائی بلند تھے رحمتِ عالم ﷺ طبعی طور سب سے زیادہ فیاض اور عطاء و بخشش میں سب سے زیادہ سخی تھے جو شخص آپ ﷺ سے تعلق توڑتا آپ اس سے تعلق جوڑتے جو ظلم کرتا اسے معاف فرمادیتے آپ ﷺ بڑی عمر والوں کو عزت و توقیر بخشتے اور چھوٹوں پر رحمت و شفقت فرماتے آنحضرت ﷺ سے سچی محبت کا تقاضا ہے کہ ہم اپنے آپ کو اخلاق نبوی سے آراستہ کریں اور آپ کی سنتوں کی پیروی کریں باری تعالی کا فرمان ہے:(لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا)[1] تم لوگوں کیلئے یعنی ایسے لوگوں کیلئے جو اللہ سے اور یوم آخرت سے ڈرتے ہوں اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرتے ہوں رسول اللہ کی ذات میں ایک عمدہ اسوہ ہے یا اللہ ! یا کریم ! ہمارے دلوں کو نبی کریم ﷺ کی محبت سے معمور فرمادے آپ ﷺ کی شفاعت کے ذریعے ہمیں نیک بخت بنادے اور جنت میں آپ کی رفاقت نصیب فرمادے نیز ہم سبکو عبادت و اطاعت کی توفیق عطا فرمادے

(سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ* وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ* وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)

---

(١) الأحزاب: ٢١.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْبَرِّ الرَّحِيمِ، وَعَدَ بِجَنَّاتِ النَّعِيمِ؛ مَنْ أَحَبَّ نَبِيَّهُ الْكَرِيمَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

حضراتِ گرامی! میرے نمازی بھائیو! سرکار دوعالم ﷺ نے اپنے بعد آنے والے کچھ خوش نصیبوں کو بشارت دی ہے اور اپنی ذات بابرکات کے ساتھ ان کی سچی محبت کی گواہی دی ہے اور آپ کی زیارت کیلئے ان کے شوق اور ان کی تڑپ کی شہادت دی ہے چنانچہ ارشاد ہے :«مِنْ أَشَدِّ أُمَّتِي لِي حُبًّا: نَاسٌ يَكُونُونَ بَعْدِي، يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِي بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ»[١] میری اُمت میں مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد ہوں گے، ان میں سے کچھ لوگوں کی یہ آرزو ہوگی کہ کاش وہ اپنے تمام اہل و عیال اور مال و دولت کو قربان کر کے میری زیارت کر لیں ، رحمت عالم ﷺ نے اپنے عاشقوں کو بشارت دی ہے اور سچی محبت کرنے والوں سے جنت میں اپنی صحبت ورفاقت کا وعدہ فرمایا ہے :«الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ»[٢]. آدمی اسی کے ساتھ رہے گا جس سے وہ محبت رکھے گا

نبی رحمةٌ لِّلعٰلَمِین ﷺ سے محبت وعقیدت رکھنے والو ! ہمیں اپنے آقا ﷺ پر بکثرت دُرود وسلام پیش کرنا چاہیے اور ہر وقت اس کا اہتمام کرنا چاہیے یہ بہت

(١) مسلم: ٢٨٣٢.
(٢) متفق عليه.

بڑی نیکی ہے اور اس میں دین ودنیا کی کامیابی ہے سیدنا ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں بکثرت آپ پر دُرودو سلام پڑھتا رہتاہوں اور دعائیں کرتا رہتاہوں تو میں اپنے دُرودو سلام اور دعا کا کتنا حصہ آپکی خدمت میں پیش کروں اور آپکی نذر کروں؟آپ نے ﷺ فرمایا: «مَا شِئْتَ» جتنا چاہو میں نے عرض کیا چوتھائی حصہ آپکی نذر کروں ؟ تو آپ نے ﷺ فرمایا: «مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ؛ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ». جتنا چاہو اگر اس سے زیادہ کرو تو یہ تمھارے لئے بہتر ہے سیدنا ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اس کے بعد میں نے نصف اور دو تہائی حصے کے بارے میں بھی دریافت کیا تو آپ نے ﷺ نے یہی جواب مرحمت فرمایا یہاں تک کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ! میں اپنا سارا دُرود اور ساری دعا آپکی خدمت اقدس میں پیش کررہاہوں ؟اور آپ کی نذر کررہاہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا : «إِذًا تُكْفَى هَمَّكَ، وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ»[1]. تب تو تمہیں اپنے غم سے نجات حاصل ہوگی اور تمھارے گناہ معاف کردئے جائیں گے،فاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ، وَالتَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

---

(١) الترمذي: ٢٤٥٧.

اللَّهُمَّ احفَظْ لِدَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ أَمَانَهَا وَاسْتِقْرَارَهَا، وَأَدِمْ رَخَاءَهَا وَازْدِهَارَهَا، وَبَارِكْ فِي خَيْرَاتِهَا، وَاكْلأْهَا بِرِعَايَتِكَ، وَاشْمَلْهَا بِعِنَايَتِكَ، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ. اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ مُحَمَّدَ بْنَ زَايِدٍ وَنَائِبَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِد، وَالشَّيخ مَكْتُوم، وَالشَّيخ خليفة بن زايد، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. وَارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَضَاعِفْ أَجْرَهُمْ، وَارْفَعْ فِي الْجَنَّةِ دَرَجَتَهُمْ، وَشَفِّعْهُمْ فِي أَهْلِهِمْ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ.

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.